علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدماتِ حدیث

تحقیقی مقالہ

تحقیق وتحریر مقرّب الٰہی

علّامہ صائم چشتی ریسرچ سینٹر
رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد 03006674752

1

مقالہ	علامہ صائم چشتی کی خدماتِ حدیث
تحقیق وتحریر	مقرّب الٰہی طالب علم جی سی یونیورسٹی
	شعبہ علوم اسلامیہ ایم فل سیشن
نگران	ڈاکٹر خواجہ حامد بن جمیل
تاریخ	20.11.2013
انٹرنیٹ ایڈیشن	نومبر 2013
پیشکش	بزمِ صائم انٹرنیشنل

ناشر

علّامہ صائم چشتی ریسرچ سینٹر

رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد 03006674752

1

تعارف

انیسویں صدی عیسوی میں برصغیر پاک و ہند کی سرزمین پر ایک نہایت ہی معزز ہستی نے جنم لیا۔

یہ وہ ہستی تھی جس نے اپنی شعوری زندگی کا ایک ایک لمحہ مسلمانوں میں انقلابی جذبہ بیدار کرنے اور تحریکی تموّج پیدا کرنے میں صرف کر دیا۔ یہ ہستی علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔

علاّمہ صائم چشتی کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں کہ آپ برصغیر خصوصاً پاکستان جہاں اسلام کے نام لیوا موجود ہیں جانے پہچانے جاتے ہیں آپ کی دعوت کا انفرادی رنگ دُور سے دیکھا جاسکتا ہے۔

کیا علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ محدّث ہیں ؟ اِس سوال کا جواب کوئی اثبات میں دے یا نفی میں لیکن یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ علاّمہ صائم چشتی نے خوابِ غفلت کی شکار اُمّتِ مسلمہ کو اسلام کے

1

ماخذ دوم (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی قانونی حیثیت یاد دِلائی اور اس کی تربیت اس نہج پر کی کہ وہ جدید دور کے چیلنجوں کا مقابلہ کر سکے۔ اس طرح اُمت مسلمہ لادینیت، مغربیت کی اخلاق سوز ثقافت وطنی ونسلی قومیت، لادین جمہوریت اور دیگر فتنوں سے مرعوب ومغلوب ہونے کی بجائے ان کے خلاف نبرد آزما ہوگئی۔

علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ اپنی ذات میں ایک ادارہ تھے، آپ کے بحرِ علمی کا ثبوت وہ وسیع ذخیرہ علم ہے جسے آپ کے قلم نے صفحۂ قرطاس پر بکھیرا ہے۔

آپ نے تفسیر، حدیث، تاریخ، سیرت، تصوّف اور ادب کی عظیم کتابوں کے تراجم کئے ہیں بلکہ آپ نے تراجم کے لئے اُن کتب کا انتخاب کیا جن کے تراجم پہلے نہیں ہوئے تھے۔ آپ نے ساٹھ عربی کتب کا اُردو میں ترجمہ کیا ہے جبکہ فارسی سے اُردو میں ترجمہ کی گئی کُتب کی تعداد آٹھ ہے۔

1

پیدائش

آپ 25 دسمبر 1932 میں پیدا ہوئے۔آپ کا اصل نام ''محمد ابراہیم'' تھا آپ کے والد کا نام شیخ محمد اسماعیل تھا۔علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔آپ کا آبائی قصبہ گنڈی ونڈ نزد سرائے امانت خان تھانہ جھبال تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر تھا۔

تعلیم

آپ نے قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی ۔علامہ صائم چشتی نے پرائمری گنڈی ونڈ میں مکمل کی ۔آپ نے جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد میں سید منصور شاہ سے صرف ونحو کی ابتدائی تعلیم اور علوم متداولہ کا آٹھ سالہ کورس دو سال کے عرصے میں مکمل کیا۔

1970ء میں مولانا غلام رسول رضوی سے دورہ حدیث کیا اس

1

کے علاوہ طبیہ کالج سے طبِ یونانی میں ڈِپلومہ حاصل کیا۔

وفات

علامہ صائم چشتی 22 جنوری 2000ء 14 شوال المکرّم کو وصال فرما گئے۔

قلمی سفر

علاّمہ صائم چشتی قیام پاکستان کے بعد فیصل آباد کی سرزمین سے نعتیہ ادب کے اُفق پر جلوہ افروز ہوئے جس وقت آپ نے نعتیہ کلام کا آغاز کیا فیصل آباد میں نعت گوئی کی روایت کم تھی ۔ انہوں نے سینکڑوں مجموہائے نعت لکھے، اُن میں نعت، قصائد و مناقب، دوہڑے رباعی کے مجموعے شامل ہیں آپ کی نثری و شعری کتب پانچ صد کے قریب ہیں۔

علاّمہ صائم چشتی نے نعتیہ شاعری کے علاوہ بطور مفسرِ قرآن ،

1 شارحِ حدیث، محقق، مترجم، مبلغ اور ادیب اپنی بلند پایہ شخصیت کو منوایا۔

تصانیف

علامہ صائم چشتی کے سلسلہ کی اوّلین کتاب ''محمد کا در چھوڑ کر جانے والو'' سے شروع ہو کر آخری غیر مطبوعہ کتاب ''ن والقلم'' تک ہے۔آپ نے بہت سی تحقیقی کتب تصنیف فرمائیں جو اپنی منفرد حیثیت سے محققین کے لئے حوالہ جاتی کتب کا درجہ رکھتی ہیں۔ان میں البتول، ایمانِ ابی طالب، مشکل کشا، گیارہویں شریف، من دون اللہ کیا ہے، شہید ابن شہید، الصدیق، المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھل تے کنڈے، زینب داویر، خطباتِ چشتیہ شامل ہیں۔

آپ نے دقیق ترین عربی و فارسی کتب کو اُردو میں ڈھالنے کا کام کیا جن میں (۱) تفسیر کبیر (۲) تفسیر خازن (۳) تفسیر ابن عربی (۴) فتوحاتِ مکیہ (۵) کتاب النفس والروح (۶) خصائص علی

1

(۷) مسالک الحنفاء والدین مصطفیٰ (۸) ریاض النضرہ فی مناقب عشرہ (۹) دفع الوسواس فی قال بعد الناس (۱۰) الشرف المو بد لآلِ محمد (۱۱) مناجاتِ غزالی (۱۲) سیرت نبویہ (۱۳) اسنی المطالب فی نجاتِ ابی طالب (۱۴) قصیدہ امینیہ منظوم (۱۵) قصیدہ بردہ شریف منظوم (۱۶) روضۃ الشہداء (۱۷) فتاویٰ شاہ رفیع الدین (۱۸) ہدیۃ المہدی (۱۹) یک روزہ (۲۰) کتاب المغازی (۲۱) مثنوی نورِ ہدایت منظوم شامل ہیں۔

آپ کی شخصیت پر دو کتابیں، سید محمد یونس شاہ کاظمی کی ''علامہ صائم زندہ ہے'' اور دوسری کتاب محمد مقصود مدنی کی ''میرے محسن'' طبع ہو چکی ہیں۔ان کے علاوہ ایک کتاب انگریزی زبان میں محترمہ ریحانہ کوثر عینی صاحبہ نے لکھی ہے جو ابھی زیر طبع ہے، آپ کی شخصیت ہر مقالہ جات، تحقیقی مضامین لکھنے کے علاوہ مقتدر اخبارات و جرائد میں فن اور شخصیت کے حوالہ سے مضامین شائع ہو چکے ہیں۔

1

علامہ صائم چشتی کا سرمایہء حدیث

علامہ صائم چشتی نے عصرِ حاضر کے تناظر میں حدیث کا بیان، حدیث کی شرح وتوضیح اور تطبیق وتاویل ایسے اسلوب سے کی ہے جس نے جدید مسلمان کا حدیث پر بطور ماخذ دوم ایمان ویقین پختہ کر دیا ہے آپ کی حدیث پر کوئی مستقل تصنیف نہیں ۔ یہ بات اگر عنوان کتاب کے لحاظ سے کہی جائے تو مانی جا سکتی ہے لیکن انہوں نے مختلف موضوعات اور شخصیات کو احادیث کی روشنی میں جس طرح مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اگر غور کریں تو علامہ صائم چشتی حدیث پر کوئی مستقل روایتی تصنیف نہ رکھتے ہوئے حدیث کے میدان میں ایسا قلمی سرمایہ رکھتے ہیں جو لائق استفادہ ہے۔ذیل میں علاّمہ صائم چشتی کی ان کتب کا مختصر اور جامع جائزہ پیش کیا جاتا ہے جن میں موضوعاتِ حدیث کثرت سے ملتے ہیں اور جن کے ذریعے علاّمہ صائم چشتی کی خدمات حدیث کا احاطہ

کیا جا سکتا ہے۔

شرفِ سادات

مذکورہ کتاب 20 ذیلی مضامین اور 330 صفحات پر مشتمل ہے
اس کتاب میں مصنف نے حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ کی تالیف کردہ کتاب ''الشرف المو بدلآلِ محمدؐ'' کا اُردو ترجمہ کیا ہے۔
اس کتاب کے متعلق حضرت علاّمہ صائم چشتی رقمطراز ہیں کہ !
''میں نے یہ کتاب آٹھ علوم کی کتابوں سے جمع کی اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ پاک کے فضائل میں کتاب وسُنّت اور احادیث کے نمونے پیش کرتے ہوئے اقوال فاسدہ کا رد کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی تا کہ فائدے کی تکمیل ہو جائے۔

خصائص علی

مناقب حضرت علی رضی اللہ عنہ میں مستند احادیث پر مشتمل اس

1

کتاب کے مصنّف امام نسائی ہیں اور اس کا ترجمہ حضرت علامہ صائم چشتی نے کیا ہے۔ کتاب کے صفحہ نمبر ۸ پر تعارف مصنف و تالیف میں مترجم لکھتے ہیں !

" یہ کتاب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے فضائل و مناقب پر احادیث کا ایسا بیش بہا خزانہ ہے جس کی مثال پوری دُنیا میں نہیں ملتی، اس کتاب کے مصنف ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب المعروف امام نسائی ہیں اور یہ وہی امام نسائیؒ ہیں جن کی کتاب سُنن نسائی شریف شوافع کی مشہور کردہ کتب حدیث "صحاح ستہ" میں سے ایک ہے۔

مشکل کشاء

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیرت کے موضوع پر دو جلدوں پر مشتمل کتاب "مشکل کشاء" میں حضرت علامہ صائم چشتی نے ترمذی شریف میں آنے والی احادیث مبارکہ "انا مدینۃ العلم وعلی بابھا" پر کیئے

1

گئے اعتراضات کا علمی و تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے جو 200 سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔

اس بحث میں محدثین کی آراء کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے اور جن لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں آنے والی احادیث کو موضوع قرار دیا ہے ان کی علمی گرفت کی گئی ہے۔

اس سلسلہ میں حدیث کی 25 کتابوں کے حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔مصنف لکھتے ہیں !

''مندرجہ بالا حوالہ جات حدیث پاک ''انا مدینۃ العلم وعلی بابھا'' کے متعلق دس جبکہ حدیث شریف ''انا دار الحکمۃ وعلی بابھا'' کے سینکڑوں حوالہ جات ابھی باقی ہیں۔''

گیارہویں شریف

اہلِ اسلام میں مسئلہ ایصالِ ثواب بھی مختلف ہے کچھ لوگ ایصالِ ثواب کے قائل ہیں اور کچھ اس کا انکار کرتے ہیں۔علامہ صائم چشتی نے

1 اس موضوع پر ایک ضخیم کتاب 672 صفحات پر مشتمل میں مسئلہ ایصالِ ثواب کو بالوضاحت بیان کیا ہے۔

انہوں نے بحث وما اُھلّ بہ لغیر اللہ، گیارہویں شریف اور ایصالِ ثواب میں ''صحاح ستہ'' کے علاوہ دیگر محدثین کی چالیس کتب سے استفادہ کیا ہے۔ مسئلہ ایصالِ ثواب کے باب میں لکھتے ہیں !

''میت کو ایصالِ ثواب کے لئے اگر تمام احادیث کو یکجا کیا جائے تو مضمون بے حد طویل ہو جائے گا اس موضوع پر دیگر احادیث کے ذریعے اجاگر کیا گیا ہے کہ ایصالِ ثواب کس طرح کیا جا سکتا ہے۔''

ایمانِ ابی طالب

علامہ صائم چشتی نے ایمانِ ابی طالب کے حوالہ سے بہت سی احادیث جمع کی ہیں آپ نے ایمانِ ابی طالب کے حوالہ سے دو جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جس میں بخاری اور مسلم کی احادیث پر بحث کی گئی ہے۔ بحث کے ساتھ ساتھ محدثین کی رائے کو بھی

1 شامل کیا گیا ہے علاوہ ازیں علامہ صائم چشتی نے بخاری اور مسلم میں آنے والی تمام روایات کی ثقاہت کے حوالہ سے اپنا نکتہ نظر بھی پیش کیا ہے۔

ایمانِ ابی طالب کے باب پنجم کے صفحہ نمبر 433 سے لے کر 697 تک مختلف محدثین کی آرا کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔ محدثین کی گفتگو کو زیر بحث لاتے ہوئے ایمان ابی طالب کی تمام گھتیوں کو سُلجھایا گیا ہے۔

المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسئلہ توسل واستعانت کے حوالہ سے کتاب "المدد یارسول اللہ" میں احادیث وسیلہ سے استدلال کیا گیا ہے اس موضوع کے حوالہ سے احادیث کتب سے احادیث جمع کی گئی ہیں۔ اس کتاب میں احادیث توسل پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ علامہ صائم چشتی نے ان لوگوں کا علمی محاسبہ بھی کیا ہے، جنہوں نے احادیث

توسل واستعانت کوغیر ثقہ قرار دیا ہے۔آپ نے ان مصنّفین کا رد بھی کیا ہے جوان احادیث کے بعض حصوں کو کاٹ کر مطلب برآری کی کوشش کرتے ہیں ۔ مذکورہ کتاب میں مسئلہ توسل و استعادت کو اس کی روح کے مطابق پیش کیا گیا ہے !

شہید ابن شہید

علامہ صائم چشتی نے شانِ اہلِ بیتِ مصطفٰے کے حوالہ سے 96 احادیث مع تخریج جمع کی ہیں ۔آپ نے خارجیوں اور وہابیوں کی قلمی بددیانتیوں کا دامن چاک کرتے ہوئے مکمل نشاندہی کی ہے جن نام نہاد محققوں نے عبارتوں کو قطع برید کر کے عوام الناس کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے آپ نے یزید کی حمایت کرنے والوں کو بھی بے نقاب کیا ہے جنھوں نے محض اہلِ بیت سے عداوت کرتے ہوئے یزید کی حمایت کی ہے۔

1

حدیث قسطنطنیہ

علامہ صائم چشتی نے حدیث قسطنطنیہ کی 70 صفحات پر مشتمل محدثین اور مورخین کے علمی مقام اور عقائد پر بحث کی ہے۔ یہ حدیث بخاری شریف کی ہے جسے انہوں نے اپنی کتاب ''شہید ابن شہید'' میں شامل کیا گیا ہے۔علامہ صائم چشتی نے بخاری شریف کی تمام شروح سے حدیث قسطنطنیہ پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

اس حدیث کو علامہ صائم چشتی کی خدمات حدیث کے حوالہ سے الگ کوڈ کرنا اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ علامہ صائم نے اس حدیث کو خاص اہمیت دیتے ہوئے محدثین اور مورخین کی تمام آراء کو جمع کیا اور اس کی وضاحت کی کہ اس کا مرکزی خیال واضح ہو سکے۔

ریاض النضرہ فی مناقب عشرہ

امام محب طبری کی 4 جلدوں پر مشتمل علامہ صائم چشتی کے ترجمہ

’’ریاض النضرہ فی مناقب عشرہ مبشرہ‘‘ تین جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔ چوتھی جلد ابھی غیر مطبوعہ ہے، اس میں علامہ صائم چشتی نے عشرہ مبشرہ پر احادیث کی روشنی میں وضاحت کی ہے جہاں آپ نے عشرہ مبشرہ کی شان بیان کی ہے وہاں آپ نے عشرہ مبشرہ کے حوالہ سے احادیث پر اُنگلی اُٹھانے والوں کو بھی جواب دیا ہے اور ایسے لوگوں کی خوب خبر لی ہے۔

دفع الوسواس فی قال بعض الناس

مُلا علی قاری کا عربی ایڈیشن کے شروع میں رسالہ جس میں امام بخاری اور امام اعظم اور احناف پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔علّامہ صائم چشتی کا یہ مخطوطہ موجود ہے جو ابھی غیر مطبوعہ ہے۔

آلِ رسول حدیث کی روشنی میں

علّامہ صائم چشتی کا مقالہ آلِ رسول حدیث کی روشنی میں 80

1

صفحات پر مشتمل ہے جس میں حضور کے اہلِ بیت کی عظمت وشان کے حوالہ سے احادیث کے مجموعے اکٹھے کئے گئے ہیں یہ غیر مطبوعہ ہے۔

حدیث نور خطبات چشتیہ

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نورانیت کے حوالہ سے خطبات چشتیہ میں طویل بحث کی گئی ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حقیقت میں نُور ہیں اور اس مسئلہ میں صفحہ حدیث نور کے عنوان کے تحت احادیث جمع کی گئی ہیں اس سلسلہ میں احادیث کے حوالہ جات پیش کرنے کے ساتھ ساتھ احادیث کے صحیح یا وصفی ہونے کے حوالہ سے اثر حاضر کے مصنفین کی گرفت بھی کی گئی ہے۔

الصدیق

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہء اول اور یار غار کے حوالہ

1 سے علامہ صائم چشتی نے الصدیق کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی ہے جس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں جتنی بھی احادیث مبارکہ ہیں ان کو جمع کیا ہے ۔ آپ نے ان جمع کی گئی احادیث پر سیر حاصل بحث کر کے آپ کی شان کے حوالہ سے علمی بحث کی ہے جس میں عقیدت اور محبت کا پہلو بھی نمایاں ہوتا ہے کہ آپؒ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خاص محبت تھی۔

بعد از قرآن بخاری کی درجہ بندی کس نے کی

علامہ صائم چشتی نے ایمان ابی طالب کی دوسری جلد میں ایک تحقیقی مضمون ''بعد از قرآن بخاری شریف کی درجہ بندی کس نے کی'' شامل کیا ہے اس میں انہوں نے مختلف آرا کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن کے بعد بخاری شریف کا درجہ نہیں ہے بلکہ کوئی بھی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرآن کے بعد مستند درجہ رکھتی ہے۔

1

سیرت نبویہ

قاضی دحلان مکی کی کتاب ''سیرت دحلانیہ'' کا اُردو ترجمہ علامہ صائم چشتی نے ''سیرتِ نبویہ'' کے نام سے کیا۔اس میں انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت سے بعثت تک کے حالات و واقعات قلمبند کئے گئے ہیں اس میں علامہ صائم چشتی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے تمام واقعات کو من وعن نقل کئے ہیں اور یہ کئی بار چھپ چکی ہے۔

کتاب المغازی

کتاب المغازی علامہ واقدی کی غزوات رسول پر مشتمل کتاب ہے جس کا ترجمہ علامہ صائم چشتی نے کیا ہے انہوں نے کتاب المغازی میں صحابہ کرام اور تابعین کے حوالہ جات سے غزواتِ رسول کی تفسیر بیان کی ہے علامہ صائم چشتی کا یہ کمال تھا کہ انہوں نے ہمیشہ اس کتاب کا

1

ترجمہ کرنا پسند کیا جس کا ترجمہ پہلے ناپید ہو یا پھر جس میں کسی واقعہ کی وضاحت نہ کی گئی ہو اور انہوں نے پھر محدثین اور مورخین کی آرا کی روشنی میں اس مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کی ہے۔

والدین مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

مسالک الحنفاء والدین مصطفیٰ امام جلال الدین سیوطی کی کتاب کا ترجمہ علامہ صائم چشتی نے والدین مصطفیٰ کے نام سے کیا۔ اس میں علامہ صائم چشتی نے امام جلال الدین سیوطی کے ان نکات کو واضح کیا ہے جو آپ کے والدین کو کسی بھی قسم کے عذاب سے دور ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اس میں والدین مصطفیٰ کے ایمان اور مرنے ک ے بعد کے حالات کو قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔

علامہ صائم چشتی کا کہنا ہے کہ اس معاملہ میں اختلاف کی گنجائش باقی نہیں ہے کیونکہ یہ اِس قدر نازک مسئلہ ہے کہ امام جلال الدین سیوطی کی مثبت تحقیق کے بعد کسی اور مستند معتبر و محدّ ث اور اِمام و مجتہد نے

1 اُسے منفی انداز میں پیش کرنے کی جراءنہیں کی سوا ان لوگوں کے جو پہلے ہی روایت پرستی کا شکار ہوکر رہ گئے تھے۔

مسند ابو بکر صدیقؓ

مسند ابو بکر صدیق بھی امام جلال الدین سیوطی کی کتاب ہے جس کا ترجمہ علامہ صائم چشتی نے کیا یہ آپ نے اس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے تمام احادیث کو جمع کر کے مختلف محدثین اور مورخین کی آرا کی روشنی میں بحث کی ہے تاہم یہ ترجمہ ابھی زیر طبع ہے۔

والدین سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ علامہ صائم چشتی کی اپنی تصنیف ہے جس میں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریم اور آپ کے تمام آباء و اُمہات کے عظیم الشان مومن کے اثبات میں دلائل پیش کئے ہیں۔ اس کتاب میں امام جلال الدین سیوطی کی تحقیق پر اُٹھائے گئے اعتراضات کا بھی

1

پورے طور پر محاسبہ کیا گیا ہے یہ مخطوطہ کی صورت میں موجود ہے۔

علامہ صائم چشتی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین کے ایمان کے خلاف جو روایات ہیں ان کا علمی محاکمہ کیا گیا ہے۔

منتخب احادیث کے جواہرات کے عنوان

علامہ صائم چشتی فیصل آباد سے شائع ہونے والے ''ماہنامہ محبوب'' اور ماہنامہ آستانہ میں ''منتخب احادیث کے جواہرات'' کے نام سے مضمون شائع ہوتا رہا ہے۔ آپؒ نے خود ان ماہناموں کے ایڈیٹر تھے آپ اس مضمون میں منتخب احادیث پر محدثین اور مورخین کی آراء کو شامل کر کے نہ صرف مسئلہ کی درست نشاندہی کر کے بلکہ ایسے معاملات پر اٹھنے والے اعتراضات کے بھی دلائل سے جواب دیئے ہیں۔

1

حضرت علامہ صائم چشتی کے

سرمایہ حدیث کا اُسلوبی منہج

علم الحدیث جو کہ عظیم القدر علم ہے علامہ صائم چشتی نے اس کے موضوعات پر قلم اُٹھایا تو ان کی تحریروں کا اسلوب کیا تھا۔ ذیل میں اس کا جائزہ ان کی تحریرات اور ترجمہ نگاری کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے۔

علامہ صائم چشتی نے بحیثیت دینی ادیب، نعت گو شاعر اور مترجم و محقق کے حوالہ سے ادبی حلقوں میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ اپنے ضخیم تحریری سرمایہ اور اس کی قبولیت عام کے لحاظ سے آپ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے حدیث پر آپ کی تحریرات کی خصوصیات کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

برصغیر میں علم حدیث خصوصاً پاکستان میں لکھی جانے والی اُردو

1 تحریروں کا آغاز سے جائزہ لیا جائے تو اس کو اسلوب کے لحاظ سے تین درجات میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) قدیم محدثانہ اسلوب۔

(۲) مناظرانہ اسلوب۔

(۳) اُردو ادب کا جدید نثری اسلوب۔

علاّمہ صائم چشتی کا تعلق دوسری اور تیسری قسم کے ادب سے ہے جس کا امتیازی وصف یہ ہے کہ اس میں اُردو نثر کا استدلال اور ثقل کے استعمال سے فارسی کے فکری میلانات کو متاثر کرنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔

علاّمہ صائم چشتی کی خدمات کے حوالہ سے ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی فتوحاتِ مکیہ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں !

’’علامہ صائم چشتی پنجابی زبان کے نمائندہ شاعر ہیں اُردو نظم و نثر میں ان کا قلم بے تکان کئی مشکل مراحل سے گزر چکا ہے چشتی نسبت سے اور ذاتی میلان کی وجہ سے اُن کی تصوّف کے رموز و اوقاف سمجھنے کی

1 صلاحیت ہے انہوں نے نظم و نثر میں متعدد کتابیں تالیف کی ہیں جن میں فنی مسائل سے لے کر علمی و ادبی نگارشات سب شامل ہیں۔ فقہ، تاریخ، سیر میں ان کے قلم سے کئی اُلجھے ہوئے مسائل پر ضخیم کتب تحریر ہوئی ہیں۔

علامہ صائم چشتی نے ترجمہ نگاری میں الفاظ کے انتخاب میں نہایت احتیاط سے کام لیا ہے۔

اِسی حوالہ سے ڈاکٹر احسن زیدی کہتے ہیں کہ !

علامہ صائم چشتی عربی اور اُردو زبانوں پر عبور رکھتے ہیں اور دینی علوم کے ساتھ ان کے گہرے شغف نے ان کے لئے ترجمے کی منزل آسان کر دی ہے انہوں نے ترجمے کے لئے سادہ اور عام فہم زبان استعمال کی ہے ان کی اس سعی جمیلہ کی بدولت اُردو جاننے والے قارئین کے لئے ان موتیوں تک رسائی ممکن ہوگئی جو عربی زبان کے غلاف میں مخفی تھے اور جن سے کسب فیض کرنا ان کے لئے محالِ کار تھا۔

1

پُرکشش انداز بیان

علامہ صائم چشتی کے دینی ادب کی ایک خوبی اس میں افسانوی ادب کا پایا جانا ہے آپ کے پُرکشش اندازِ بیان نے نہ صرف ترجمہ نگاری کو جدّت بخشی ہے بلکہ جدید ترجمہ نگاری میں قدیم ترجمہ نگاری کے پُرکشش انداز بیان کو رائج کر کے قدیم و جدید کا بہترین اِمتزاج پیش کیا ہے۔

صحافیانہ رنگ

علامہ صائم چشتی ماہنامہ محبوب اور ماہنامہ آستانہ کے ایڈیٹر بھی رہے اس لئے آپ کی تحریروں میں مبصرانہ اور صحافیانہ رنگ بھی صاف دکھائی دیتا ہے۔

ادبی قوانین

علامہ صائم چشتی نے اپنے حدیثی ادب کو اُردو نثر نگاری کے ادبی

1 اصول وقوانین سے مزین کیا ہے جس میں روح مطالب تک پہنچنے کے لئے لفاظی ،عبارت آرائی ،آرائش تصنّع کی بجائے سادگی ،سلاست ، روانی شگفتگی اور فصاحت کا احساس ہوتا ہے۔

سائنسی طرز کلام

علامہ صائم چشتی نے مناظرانہ ادب کے اسلوب کو بھی اپنی تحریروں میں جگہ دی اسی وجہ سے آپ نے سائنسی طرز کلام کو اپناتے ہوئے دلائل سے بات کی اور تمام شانِ اہلِ بیت ،ایمان ابی طالب ، ایمان والدین مصطفٰی اور دیگر منکرین کو لاجواب کر دیا۔

آپ کی شرح حدیث ،استدلال بالحدیث ،دفاعِ حدیث کے موضوعات پر تحریرات میں دیگر درج ذیل اسلوبی خصوصیات بھی موجود ہیں۔

(۱) سلاست ونفاست (۲) مقصدیت

(۳) قطعیت (۴) واضحیت

1

(۵) منطقیت (۶) صحت زبان

(۷) تبلیغی پیرایہ بیان (۸) لطافت

(۹) خطابیت۔

اس مقالہ کی تیاری میں جن کتب ورسائل سے مدد لی گئی

(۱) شرفِ سادات امام نبھانی ترجمہ علامہ صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ 1986ء

(۲) ریاض النضرہ امام محب طبری مترجم صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد 2003ء

(۳) خصائص علی امام نسائی ترجمہ علامہ صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد 2009ء

(۴) تفسیر خازن مترجم صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد 1993ء

(۵) مشکل کشاء از علامہ صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد 2008ء

(۶) شہید ابن شہید از علامہ صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد 2005ء

(۷) الصدیق از علامہ صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد 1403ھ

(۸) گیارہویں شریف از علامہ صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد 1992ء

(۹) ایمان ابی طالب از علامہ صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد 2008ء

(۱۰) المدد یارسول اللہ از علامہ صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد 1993ء

(۱۱) دفع الوسواس ترجمہ علامہ صائم چشتی قلمی مخطوطہ غیر مطبوعہ

(۱۲) آل رسول حدیث کی روشنی میں از علامہ صائم چشتی قلمی مخطوطہ غیر مطبوعہ

(۱۳) حدیث نور، نور مبین از علامہ صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد 1408ھ

(۱۴) سیرت نبویہ از علامہ صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد 2005ء

1

(۱۵) علامہ صائم زندہ ہے از یونس شاہ کاظمی کاظمی پبلی کیشنز راولپنڈی		2000ء
(۱۶) میرے محسن مولف محمد مقصود مدنی ناشر چشتی کتب خانہ فیصل آباد		2005ء
(۱۷) کتاب المغازی علامہ واقدی ترجمہ علامہ صائم چشتی	قلمی مخطوطہ	غیر مطبوعہ
(۱۸) والدین مصطفیٰ امام جلال الدین سیوطی ترجمہ علامہ صائم چشتی		2008ء
(۱۹) والدین سرورِکونین از علامہ صائم چشتی	قلمی مخطوطہ	غیر مطبوعہ
(۲۰) مسند ابوبکر صدیق امام جلال الدین سیوطی ترجمہ علامہ صائم چشتی	قلمی مخطوطہ	غیر مطبوعہ
(۲۱) ماہنامہ آستانہ مدیر اعلیٰ علامہ صائم چشتی		1970ء
(۲۲) ماہنامہ محبوب مدیر اعلیٰ علامہ صائم چشتی		1972ء
(۲۳) فتوحاتِ مکیہ از ابن عربی ترجمہ علامہ صائم چشتی ناشر چشتی کتب خانہ		1986ء